Fikr-o-Nasar (Islamabad) 5:4 (1967)

انتخاب

سُنّی اور شیعہ مکاتبِ فکر

——— میں تعاون کی ضرورت

محترمی و مکرمی جناب مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی

السّلامُ علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

ماہنامہ "رسالۃ الاسلام" دنیائے عرب میں بالخصوص عراق میں اسلامی افکار کے فروغ، اسلامی سیاست کے رجحانات کی تقویت اور اسلامی شعور کی بیداری میں بہت بڑا کردار ادا کر رہا ہے۔ جس حد تک وسائل و حالات اسے موقع دیتے ہیں اور جس حد تک کٹھن پابندیاں جن کے اندر ہم جی رہے ہیں، اسے اجازت دیتے ہیں، یہ اپنا فرض ادا کر رہا ہے۔

اس مجلّے کے سرپرست اور نگران اور خود وہ ادارہ جس کی طرف سے یہ پرچہ نکلتا ہے اور اس ادارے کی پشت پناہی کرنے والی تنظیمیں جو تمام علمی اور تعلیمی اور اجتماعی میدانوں میں کام کر رہی ہیں، یہ تمام اثنا عشری گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر جہاں تک دعوتِ اسلامی کا معاملہ ہے، تمام شیعہ کارکن اپنے آپ کو ذمہ داری کی اس سطح پر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جن کا لحاظ موجودہ دور میں ملی قیادت کے لیے ناگزیر ہے۔

شیعہ کارکن اپنی سرگرمیوں پر مخصوص گروہی رنگ چڑھانے کی کبھی کوشش نہیں کرتے۔ چنانچہ ان کے تعلیمی اداروں میں شیعہ اساتذہ اور سُنّی اساتذہ پہلو بہ پہلو کام کرتے ہیں۔ ان کے جدید لٹریچر میں، اور بہت سی قدیم کتابوں میں اثنا عشری نقطۂ نظر کے ساتھ ساتھ سُنّی فرقوں کی آرا بھی پیش کی جاتی ہیں۔ ان کے پرچے بلا لحاظ مذہب ہر مسلمان مفکر کی کاوش کے لیے کھلے ہیں۔ ان کے اس طرزِ عمل کی وجہ دراصل یہ ہے کہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ مسلمان قیادت اس وقت تک کسی بھی نظریہ کو کامیابی سے ہمکنار نہیں کر سکتی۔ جب تک وہ اپنی دعوت کو مخصوص گروہ تک محصور رکھے گی

اور اپنے اختلافی پہلوؤں کے ساتھ چمٹی رہے گی۔ نیز ان کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ نزاعی مسائل میں دوسرے فریقوں کے خیالات سمجھے بغیر اور ان کے عذرات کا پاس کیے بغیر گروہی تقسیم میں مبتلا ہونا اور اندھا دھند مذہبی کش مکش برپا کرنا مسلمانوں کی کمزوری کا سب سے بڑا عامل ہے۔ دشمنانِ اسلام نے ہمیشہ مسلمانوں کے اندر اس عامل کو زیادہ سے زیادہ ہوا دی ہے اور استعماری طاقتوں نے بھی اپنے تمام ہتھکنڈوں سے اس کی جڑوں کو گہرا کرنے کی کوشش کی ہے۔

مسلمانوں کا مذہبی اختلاف دراصل اس اجتہادی نظام کا طبعی نتیجہ ہے۔ جس پر تمام فرقے کاربند ہیں، اور جو فقہی اصولوں میں بھی جاری و ساری ہے اور فروع میں بھی۔ اور اگر شیعہ سنّی اختلاف موجودہ حالات میں صرف فقہی پہلو تک محدود رکھا جائے اور عملی زندگی میں اسے دَر آنے کا موقع نہ دیا جائے، تو بات بہت آسان ہو جاتی ہے۔

اس لیے کہ سنّی مذاہب اور شیعہ مذہب کے اندر جتنا کچھ اختلاف موجود ہے، اتنا اختلاف خود اہلِ سنّت کے چاروں مذاہب کے اندر بھی موجود ہے، اور علمی طور پر یہ بات ثابت شدہ ہے کہ شیعہ مذہب کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کی نظیر دوسرے اسلامی مذاہب کے اندر نہ پائی جاتی ہو، مزید برآں یہ کہ خود اہلِ سنّت میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے۔ جو امام جعفر بن محمد صادق کے اجتہادی مرتبہ و مقام اور ان کی فقہی قدر و منزلت میں اختلاف رکھتا ہو۔ خواہ ان کی امامت اور عصمت کے باب میں اسے اختلاف ہی ہو۔ گویا فقہ میں انہوں نے جن آراء کا اظہار کیا ہے۔ وہ سارے مسلمانوں کے ہاں قابلِ قبول ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں فقہی مسائل کے بارے میں بہت سی مشترک قدریں ہیں۔ اس بناء پر ہماری رائے یہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر باہم اتحاد شرعی فریضہ ہے۔ مسلمانوں کے موجودہ حالات اس کے متقاضی ہیں اور ملت کی صفوں کو متحد کرنے اور تمام مساعی کو اسلام کی سربلندی پر مرتکز کرنے کے لیے مسلمانوں کی موجودہ ذمہ داریوں کا تقاضا بھی یہی ہے۔

اس لیے یہ رسالہ ہمیشہ علمائے اسلام کے اندر نظریاتی تعاون کی دعوت دیتا رہتا ہے، تاکہ وہ ایک دوسرے کی آراء کو سمجھیں، ایک دوسرے کے دلائل اور مسالک سے آگاہ ہوں، اور اسی بنیاد پر وہ ایک دوسرے کو اپنے اپنے مسلک کا الاؤنس دیں۔ صرف یہی ایک طریقہ ہے جس سے وہ فکری مقاطعہ ختم ہو سکتا ہے جو پچھلے عرصہ سے دونوں گروہوں کے درمیان چلا آ رہا ہے۔ یہ مقاطعہ دراصل بعض مخصوص ہنگامی عوامل کی بناء پر پیدا ہو گیا تھا۔ اور اس کے نتیجے میں وہ المیہ ظہور پذیر ہوا، جسے مسلمانوں نے اپنے پورے تاریخی دور میں بھگتا ہے۔ بلکہ یہ مقاطعہ ہی اس المیے کو طول دینے کا موجب رہا ہے۔ اب مفاہمت کا نیا جذبہ ہی اسلام کے اصل اور اہم مسئلہ تعاون و یک جہتی